تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

دار المطالعہ قرآن اکیڈمی
ماڈل ٹاؤن لاہور

ہفت روزہ

ندائے خلافت

جلد نمبر4 شمارہ نمبر30   20تا26 صفر المظفر 1416ھ   19تا25 جولائی 95ء   خبرنامہ شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان   قیمت فی شمارہ : ایک روپیہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ انسانی کے سب سے بڑے سیاست دان اور مصلح تھے۔ ڈاکٹر اسرار احمد

پاکستان کا قیام نئی مسجدیں بنانے کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے عملی نفاذ کے لئے عمل میں آیا تھا۔

دین اسلام میں مذہب اور سیاست کی کوئی تفریق موجود نہیں ہے

14ر جولائی کراچی (پ ر) دین ایک مکمل نظام زندگی کا نام ہے جس میں مذہب اور سیاست کی کوئی تفریق موجود نہیں ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن اکیڈمی کراچی میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ کوئی باشعور مسلمان خالص غیر سیاسی نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا سابقہ امت مسلمہ بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء علیہم السلام کرتے تھے چنانچہ سیاست اگر کوئی برا کام ہوتا تو اسے انبیائے کرام کیوں کرتے! سیاست ایک ہمہ گیر سلسلے کا نام ہے' نظری اور عملی سیاست جس کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ نظری سیاست کا تعلق ملک و ملت کو درپیش مسائل و معاملات کے حوالے سے غور و فکر اور سوچ و بچار سے ہے اس لئے ہر باشعور شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنے دین و ملک کے مسائل اور معاملات سے دلچسپی رکھے۔ نظری سیاست میں حصہ لینے والوں میں اہل صحافت کا نمایاں کردار ہے جو رائے عامہ کو ہموار کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا عملی سیاست کے بھی دو حصے ہیں جن میں سے ایک رائج الوقت نظام کو چلانے کے لئے انتخابی سیاست میں حصہ لینا ہے جب کہ انقلابی سیاست کسی ملک میں نافذ العمل نظام کو تبدیل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا باطل نظام کو بدلنے کی جدوجہد سب سے بڑی سیاست ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا تنظیم اسلامی صرف انتخابی سیاست سے کنارہ کش رہ کر ہر سطح پر بھرپور سیاست میں مصروف کار ہے جسے ہم اپنا دینی فرض سمجھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ انسانی کے سب سے بڑے سیاست دان اور مصلح تھے۔ انہوں نے کہا انقلابی جدوجہد کے ذریعے رائج الوقت نظام میں تبدیلی کے بعد اسلامی ریاست کا نظام چلانے کے لئے نیا انتخابی نظام قائم کیا جائے گا جس میں ووٹر کی شرائط اور امیدوار کی اہلیت کا نئے سرے سے تعین کیا جائے گا۔ انتخابی سیاست کو ہم حرام نہیں کہتے البتہ اسے موجودہ حالات میں اسلام کے غلبے کے لئے کارآمد نہیں سمجھتے۔ اسلامی ریاست کے قیام کے لئے انتخابی سیاست میں حصہ لے کر دینی سیاسی جماعتیں اپنی صلاحیتوں اور وسائل کا ضیاع کر رہی ہیں اور ان جماعتوں کی غلط حکمت عملی کی وجہ سے ابھی تک نفاذ اسلام کی منزل سر نہیں ہو سکی ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہندوستان سے ہجرت کر کے ملک میں بسنے والے مہاجرین "نئے پاکستانی" ہیں جن کی عظیم اکثریت کراچی میں آباد ہے۔ تحریک پاکستان کی قیادت بھی ہندوستان میں بسنے والے انہی مسلمانوں پر مشتمل تھی جو آبادی کے تناسب سے اقلیتی صوبوں میں بستے تھے۔ انہوں نے کہا قدیم سندھی مسلمان "قدیم پاکستانی" ہیں جنہوں نے پاکستان کی تحریک میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا تھا۔ سندھ ہی وہ واحد صوبہ ہے جس کی صوبائی اسمبلی نے قیام پاکستان کے حق میں باقاعدہ قرارداد منظور کی تھی۔ یہی صوبہ بابائے پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی جائے ولادت ہے۔ اب مہاجروں اور سندھیوں دونوں کو ایثار و قربانی سے کام لے کر استحکام پاکستان کے لئے آگے آنا ہو گا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا پاکستانی قوم دوبارہ لسانی' صوبائی' قبائلی' مذہبی اور گروہی عصبیتوں میں تقسیم ہو چکی ہے اور مہاجروں کے نام سے ایک الگ قومیت وجود میں آ چکی ہے۔ انہوں نے کہا اہل سندھ نے مہاجروں کے الگ صوبے کی شکل میں سندھ کی تقسیم کو قبول نہ کیا تو کراچی صرف صوبہ سندھ ہی سے نہیں بلکہ پاکستان سے بھی الگ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا قائد اعظم کی

باقی صفحہ 3

ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے مولانا امین احسن اصلاحی کی عیادت کی

لاہور (نامہ نگار) 16ر جولائی۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ اور ڈاکٹر عبدالخالق نے تدبر قرآن کے مفسر مولانا امین احسن اصلاحی کی عیادت کی۔ مولانا گزشتہ دنوں کافی بیمار رہے ہیں جب کہ آجکل الحمدللہ ان کی طبیعت کافی بہتر ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے امیر تنظیم کے چھوٹے بھائی کی وفات پر ان سے تعزیت کی۔ انہوں نے اس بات پر اللہ کا شکر ادا کیا کہ انہیں براہ راست امیر تنظیم سے تعزیت کا موقع مل گیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کے یہ پوچھنے پر کہ ان سے آئندہ ملاقات کے لئے کون سا وقت مناسب ہو گا مولانا نے فرمایا کہ آپ جب بھی تشریف لائیں مجھے خوشی ہو گی۔

مبتدی تربیت گاہ کا شیڈول

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی کے شعبہ تربیت کے زیر اہتمام مبتدی رفقاء کے لئے 4 اگست سے سات روزہ تربیت گاہ تنظیم کے مرکزی دفتر A-67 علامہ اقبال روڈ لاہور میں منعقد ہو گی۔ قیام و طعام کا بندوبست مرکز ہی میں ہو گا۔

ڈاکٹر اسرار احمد قلعہ کالر والا میں جلسہ عام سے خطاب کریں گے

لاہور (نامہ نگار) امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد ختم نبوت اور اس کے تقاضے کے موضوع پر یکم اگست بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت قلعہ کالر والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔

تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس مشاورت کا اجلاس

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس مشاورت کا سہ ماہی دو روزہ اجلاس قرآن اکیڈمی لاہور میں 12 سے 13ر اگست کو منعقد ہو گا۔ اجلاس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کریں گے۔

☆☆☆

تنظیم اسلامی کی مجلس عاملہ کا اجلاس

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس 10' 11 اگست کو لاہور میں منعقد ہو گا جس میں تنظیم اسلامی کے تحت قائم حلقہ جات کے ناظمین کے علاوہ مرکزی شعبہ جات کے ناظمین بھی شریک ہوں گے۔ عاملہ کے اجلاس میں تنظیمی اور دعوتی امور پر تفصیلی غور و خوض کیا جائے گا۔

عاملہ کے افتتاحی اجلاس کی صدارت نائب امیر تنظیم ڈاکٹر عبدالخالق کریں گے' جو گڑھی شاہو لاہور میں منعقد ہو گا۔ بعد نماز عصر مجلس عاملہ کا دوسرا اجلاس قرآن اکیڈمی لاہور میں ہو گا جس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کریں گے۔

امیر تنظیم اسلامی کی جناب اجمل دہلوی سے ملاقات

کراچی (نامہ نگار) 10ر جولائی کو کراچی کے دورے کے دوران امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے قائد اجمل دہلوی سے تفصیلی ملاقات کی۔ تنظیم اسلامی کے نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق' ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق اور ناظم حلقہ سندھ و بلوچستان جناب نسیم الدین بھی ملاقات میں موجود تھے۔ دونوں رہنماؤں نے کراچی کے مسئلہ کے حل کے لئے اپنا موقف ایک دوسرے کے سامنے رکھا۔ ایم کیو ایم کے حکومت سے مذاکرات سے ایک روز پہلے ہونے والی اس ملاقات میں امیر تنظیم نے اجمل دہلوی کو یہ تجویز بھی دی کہ مذاکرات کو سازگار بنانے کے لئے دو روزہ ہڑتال کی اپیل واپس لے لی جائے (واضح رہے کہ مذاکرات سے پہلے ایم کیو ایم نے ہڑتال کی کال واپس لینے کا اعلان کر کے ایک اچھے قدم کا آغاز کر دیا ہے)۔

عربی کلاس

ڈاکٹر محمد ابراہیم کی رہائش گاہ واقع 235 لاریکس کالونی گڑھی شاہو لاہور میں روزانہ بعد نماز عشاء عربی کلاس منعقد ہوتی ہے

تنظیم اسلامی نے "بلٹ" اور "بیلٹ" کے درمیان پر امن اور غیر مسلح بغاوت کا راستہ نکالا ہے

میانوالی میں قومی اخبارات کے نمائندوں نے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ سے ملکی اور بین الاقوامی صورت حال کے حوالے سے تفصیلی بات چیت کی' جسے ندائے خلافت کے قارئین کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

مرتب: نعیم اختر عدنان

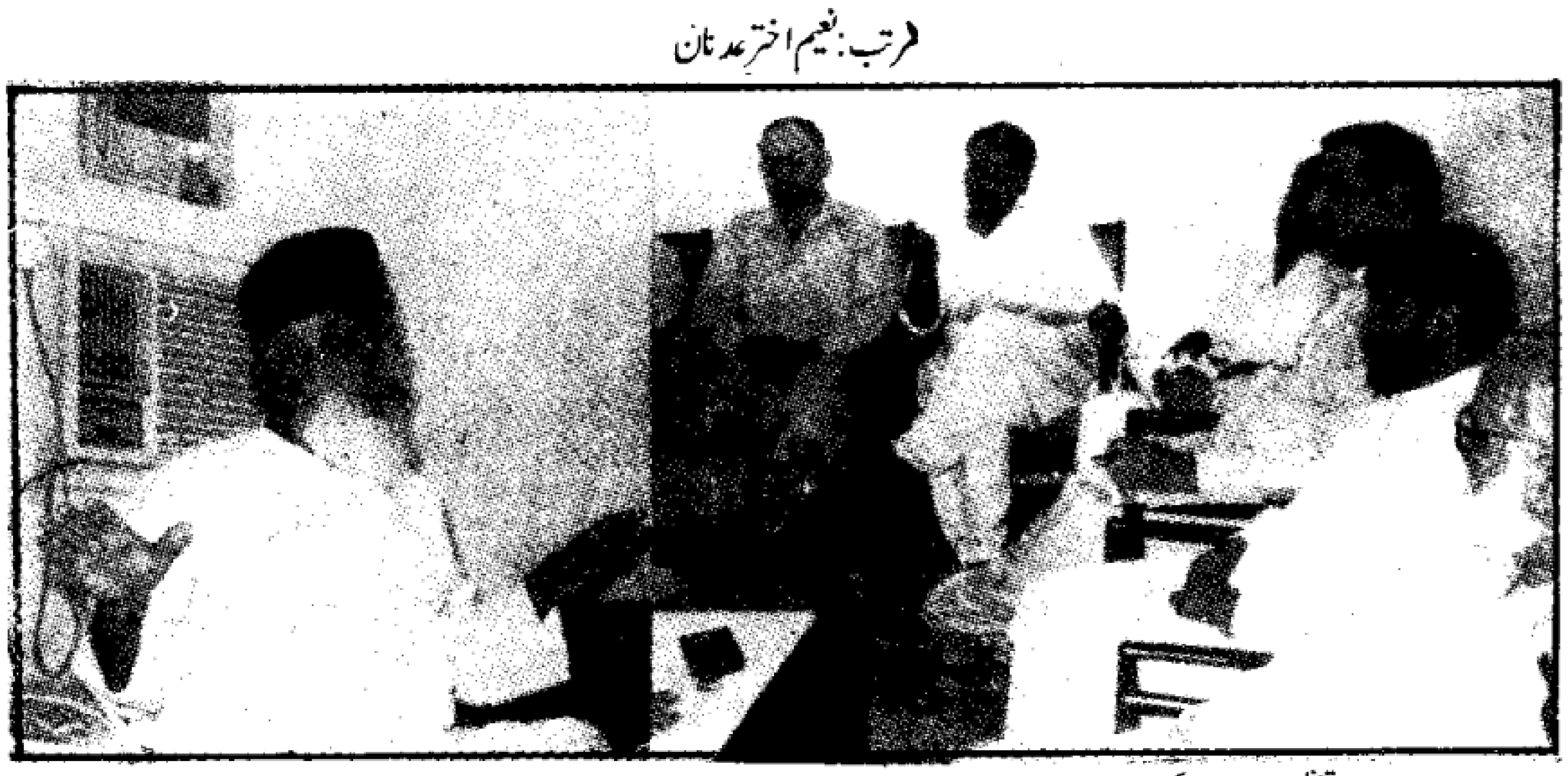

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ میانوالی میں قومی اخبارات کے نمائندوں کے سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے

پریس کانفرنس کی تفصیلات صفحہ نمبر 4 پر ملاحظہ کریں۔

ہفت روزہ
ندائے خلافت

اداریہ

کراچی کی صورت حال

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

کل کے اخبارات میں ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کا بیان نئی دہلی سے "ایل ٹی وی" کو دیئے گئے انٹرویو کے حوالے سے شائع ہوا ہے کہ مہاجروں کو آج بھی پاکستان میں ہندوستانی سمجھا جاتا ہے۔ یہ تاثر درست نہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ پاکستان کو آنے والوں نے اور پاکستان میں پہلے سے مقیم لوگوں نے خالصتاً جذبہ ایمانی سے سرشار ہو کر بے مثال قربانیاں دیں۔ مہاجرین نے کسی لالچ میں اپنا جما جمایا گھر بار نہیں چھوڑا تھا۔ کون غیر معلوم مستقبل کے لئے اپنا مقبول حال' خواہ وہ کتنا ہی محدود کیوں نہ ہو' قربان کرنا پسند کرتا ہے۔ ایک چڑیا بھی چند تنکوں پر مشتمل گھونسلے سے نکلنا گوارا نہیں کرتی۔ یہ تو اسلام سے روحانی وابستگی کا بین ثبوت تھا کہ یہ لوگ اپنے سکون' وطن' جائیداد' عزت اور جانیں لٹا کر عازم پاکستان ہوئے۔ دوسری جانب پاکستان میں مقیم لوگوں نے بالعموم اور سندھ کے باسی مسلمانوں نے بالخصوص مہاجر بھائیوں کو انتہائی فراخدلی' خندہ پیشانی اور جذبہ اخوت سے خوش آمدید کہا اور کراچی وحیدر آباد جیسے مال دار شہروں میں ان کے رچ بس جانے پر مسرت کا اظہار کیا۔ مہاجرین آج بھی پاکستان ہی کو اپنا وطن جانتے ہیں اور پاکستان میں پہلے سے بسنے والے لوگ مہاجرین کو اپنے ہی طرح کا پاکستانی تسلیم کرتے ہیں۔ دراصل مہاجر کی اصطلاح تو صرف تاریخی پس منظر بیان کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے ورنہ عام گفتگو میں کسی سطح پر اور کہیں بھی سنائی نہیں دیتی۔ البتہ یہ حقیقت ہے کہ وقت کے ساتھ جوں جوں کراچی کے مسائل میں آبادی کے بڑھنے' صنعت و تجارت کے ارتقا اور دولت کے ارتکاز سے اضافہ ہوا توں توں آپس میں گلے شکوے پیدا ہوئے جو صرف مہاجرین کو یا مہاجرین ہی سے نہ تھے بلکہ وہاں رہنے والے تمام طبقات اور گروہوں کے مابین پیدا ہوئے۔ گلے شکووں نے احساس محرومی کو جنم دیا جس نے بالآخر نفرتوں کی شکل اختیار کر لی۔ کاش ہمارے سیاستدانوں نے اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہوئے ان نفرتوں کو مٹانے کی کوشش کی ہوتی لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ اپنی سیاسی مکان چمکانے کے لئے انہیں ہوا دی۔ نتیجتاً حریف تنظیمیں قائم ہوئیں۔ سندھ عوامی تحریک' مہاجر قومی موومنٹ' پختون پنجابی اتحاد بنے' سندھو دیش کا نعرہ لگا' فسادات برپا ہوئے' قتل و غارت ہوا اور حالات دن بدن بگڑتے چلے گئے۔ اس صورت حال سے اغیار نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور اٹھائے چلے جا رہے ہیں۔ انہیں مستحکم پاکستان ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ انہیں کسی فرد واحد سے کوئی دشمنی یا دوستی نہیں۔ ان کا مطمع نظر صرف یہ ہے کہ پاکستان میں مضبوط حکومت قائم نہ ہو پائے اور اس مقصد کے لئے جو بھی دم بھرے اس کی پیٹھ ٹھونکی جانی چاہئے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں سیاسی حکمت عملی نے نصف صدی سے ایسا انداز اختیار کر لیا ہے کہ فریق مخالف کو ہر قیمت پر حتیٰ الوسع ذلیل و خوار کیا جائے خواہ ایسا کرنے میں اپنا یا ملک کا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ صدر ایوب خان کی مخالفت میں نامور سیاستدانوں نے شیخ مجیب الرحمن کو اگر تلہ سازش سے باعزت طور پر رہا کروا کر گول میز کانفرنس میں شریک کرنے کا مطالبہ منوا کر چھوڑا۔ ایوب خان نے شیخ مجیب الرحمن کو پیرول (ضمانت) پر رہا کرنا تجویز کیا تو سیاستدان حضرات نے اسے مسترد کر دیا۔ اب ہمارے سیاستدان شیخ مجیب الرحمن کو ملک دو لخت کرنے میں اہم کردار ادا کرنے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ اسی طرح ذوالفقار علی بھٹو کی مخالفت میں ہمارے سیاستدان فوجی قیادت کو مارشل لاء لگانے کے لئے اکساتے رہے۔ اب وہی حضرات گیارہ سالہ آمریت کو روتے ہوئے مارشل لاء کو ملک کے لئے لعنت قرار دیتے ہیں۔ کراچی کے معاملات میں بھی حزب اختلاف نے حکومت کو خوار کرنے کے لئے الطاف حسین کی شخصی حمایت کرنے کی ٹھان لی۔ ادھر حکومت نے وقار کا مسئلہ بناتے ہوئے الطاف حسین کی دیار غیر میں بیٹھے ہوئے دی جانے والی دھمکیوں اور الٹی میٹم کے پیش نظر الطاف حسین سے گفت و شنید کو مناسب نہ جانا۔ اور یوں معاملہ طول پکڑتا گیا' مزید جانیں ضائع ہوئیں اور نفرتیں بڑھتی چلی گئیں حالانکہ مسئلہ الطاف حسین کی ذات کا نہ تھا۔ مسئلہ تو مہاجرین کا من حیث المجموع تھا۔ اگر سیاستدانوں نے گروہی تعصب سے بالاتر ہو کر ملک کے اجتماعی مفاد میں اشتعال انگیزی سے گریز کیا ہوتا اور حکومت نے تحکمانہ حماقت سے کام نہ لیا ہوتا تو ممکن ہے فریقین مذاکرات پر بہت پہلے آمادہ ہو چکے ہوتے۔ بہرصورت اب حکومت اور ایم کیو ایم کے نمائندگان کے مذاکرات جاری ہیں اور کل ہی قائد حزب اختلاف کا بیان شائع ہوا ہے 'اگرچہ خرابی بسیار کے بعد ہی سہی' کہ انہوں نے مذاکرات کی کامیابی کی خاطر پارٹی رہنماؤں کو مذاکرات کے بارے میں بیان بازی سے روک دیا ہے۔ اسی طرح چیرمین سینیٹ نے بھی مذاکرات کے موقع پر متنازعہ بات کرنے سے گریز کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ہر پاکستانی کو جان لینا چاہئے' خواہ حزب اقتدار سے وابستہ ہو یا حزب اختلاف سے' کہ پاکستان کو مزید جغرافیائی زک پہنچانے کی بین الاقوامی صیہونی سازش کو ناکام بنانا ہمارا ملی فریضہ ہی نہیں بلکہ ہماری قومی غیرت کا تقاضا بھی ہے۔ لہٰذا مہاجرین کے احساس محرومی کا مداوا ازبس ضروری ہے۔ ہم یہ بات بھی حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ جہاں گنجان آبادیوں میں دہشت گردوں کا تعاقب انتہائی مشکل کام ہے جسے امن قائم کرنے والے حکومتی اداروں کو بہرحال کرنا ہی ہوتا ہے وہاں یہ احتیاط بے حد ضروری ہے کہ پرامن شہریوں کے جان و مال اور عزت آبرو کو کسی قیمت پر ذرا بھر نقصان نہ پہنچے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ جاری مذاکرات کامیاب ہوں اور دشمنان پاکستان کے عزائم خاک میں مل جائیں۔

امیر تنظیم اسلامی کا دورہ کراچی

مئی 95ء کے دورہ کراچی کے موقع پر امیر محترم نے رفقاء کراچی سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کا آئندہ دورہ خالصتاً تنظیمی نوعیت کا ہو گا اور وہ ہر تنظیم کے دفتر کے دورے کے موقع پر مقامی تنظیم کے رفقاء سے تفصیلاً ملاقات کریں گے۔ تنظیمی دفاتر کے دورے کا مقصد مقامی تنظیمی مسائل سے آگاہی حاصل کرنا اور اس ضمن میں رفقاء اور ذمہ دار حضرات کو رہنمائی دینا تھا۔ پروگرام میں ایک ناگزیر تبدیلی کرنا پڑی وہ یہ کہ امیر محترم مختلف تنظیمی دفاتر میں جاتے' رفقاء تنظیم کو قرآن اکیڈمی کراچی آنے کی زحمت اٹھانا پڑی۔ اس تبدیلی کی وجہ یہ تھی کہ کراچی کی تمام تنظیموں کے دفاتر اوپر کی منزل پر ہیں جب کہ امیر محترم کا گھٹنوں کی تکلیف کے باعث سیڑھیاں چڑھنا سخت تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ امیر محترم کے اس دورے میں راقم اور ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق بھی ان کے ہمراہ تھے۔

ناظم حلقہ سندھ وبلوچستان نے اس دورے کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی بھرپور کوشش کی ان کی خواہش تھی کہ امیر محترم کا زیادہ سے زیادہ وقت رفقاء کے ساتھ گزرے۔ اس پانچ روزہ دورے کی تفصیلات کچھ یوں ہیں۔

9ر جولائی کو 3 بجے سہ پہر سرگودھا اور میانوالی کے دورے سے واپسی ہوئی اور اسی رات کراچی کے لئے روانگی ہوئی۔

10ر جولائی صبح 10 بجے تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر 1 کے رفقاء سے ملاقات طے تھی۔ ٹائٹ کوچ سے سفر کے باعث چونکہ پوری رات سونا نہ ہو سکا اس لئے پروگرام قدرے تاخیر سے شروع ہوا۔ اس پروگرام میں 24 رفقاء شریک ہوئے۔ تنظیمی مسائل کے ساتھ ساتھ کراچی کی صورت حال بھی زیر بحث آئی۔ رفقاء نے کھل کر اس پر اظہار خیال کیا۔ کراچی کے حوالے سے تنظیم کی پالیسی بھی زیر بحث آئی۔ اسی روز 6 بجے شام ایم کیو ایم کے رہنما اجمل دہلوی صاحب سے ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات میں ایم کیو ایم کے موقف کو سمجھنے میں بڑی مدد ملی۔ کراچی کے مسئلے کے حوالے سے امیر محترم نے اپنا تجزیہ اور اس کا حل ان کے سامنے رکھا۔ امیر محترم نے تجویز دی کہ ایم کیو ایم کو چاہئے کہ کل حکومت سے اس کے جو مذاکرات شروع ہونے والے ہیں اس کے لئے بہتر ماحول پیدا کرنے اور خیر سگالی کے طور پر وہ آئندہ جمعہ اور ہفتہ کی ہڑتال کو ملتوی کر دیں۔ ملاقات آدھ گھنٹے تک جاری رہی۔

11ر جولائی کا دن تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر 2 کے رفقاء کے لئے مخصوص تھا۔ 10 بجے سے شروع ہو کر یہ پروگرام نماز ظہر تک جاری رہا۔ بعد نماز عصر تا عشاء کا وقت تنظیم اسلامی کے رفقاء سے انفرادی ملاقاتوں میں صرف ہوا۔

12ر جولائی بروز بدھ تنظیم اسلامی کراچی وسطی اور اسرہ غربی کے رفقاء سے ملاقات رہی۔ کراچی کی یہ تنظیم کافی وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔ رفقاء میں سے بعض کا خیال تھا کہ اگر اس تنظیم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو انتظامی سہولت کے ساتھ ساتھ رفقاء سے انفرادی طور پر رابطہ رکھنے میں بھی آسانی رہے گی۔ اس تجویز کو امیر تنظیم جناب اختر ندیم نے بڑی شدومد کے ساتھ پیش کیا۔ یقیناً ان کو عملی طور پر اس کا تجربہ تھا جس کو بعد ازاں رفقاء کی اکثریت نے بھی قبول کر لیا۔ چنانچہ امیر محترم کے اس دورے کے دوران اس تنظیم کو کراچی وسطی نمبر 1 اور کراچی وسطی نمبر 2 میں تقسیم کر دیا گیا۔ بالترتیب اختر ندیم اور جلال الدین اکبر امراء مقرر ہوئے۔

امیر محترم کے ساتھ تو یہ پروگرام نماز ظہر تک رہا جب کہ بعد ازاں راقم اور ناظم اعلیٰ کے ساتھ غیر رسمی ملاقات اور افہام وتفہیم اور کچھ تنظیمی مسائل پر تبادلہ خیال کی صورت میں ساڑھے چار بجے تک یہ پروگرام جاری رہا۔

یہاں پر یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ مختلف تنظیموں کے رفقاء کے ساتھ ملاقات کے اس پروگرام میں دوپہر کا کھانا بھی شامل تھا۔ امیر تنظیم نے ایسے تمام پروگراموں میں بھی شرکت کی۔

عصر اور مغرب کے مابین امیر محترم کی خواہش پر مولانا محمد طاسین صاحب ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ مولانا کے ساتھ ہمارا دیرینہ تعلق خاطر ہے موصوف ہمارے کئی پروگراموں میں شریک ہو کر اپنے علمی وتحقیقی مقالے پیش فرما چکے ہیں۔

13ر جولائی بروز جمعرات 10 بجے صبح تنظیم اسلامی کراچی جنوبی وشرقی نمبر 3 کے رفقاء سے ملاقات ہوئی۔ ان دو تنظیموں کے رفقاء کو اکٹھا بلانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان دونوں تنظیموں کی امارت کی ذمہ داری برادرم نوید احمد کے ذمے تھی۔ اس لئے لکھا گیا ہے کہ اب یہاں بھی انتظامی دشواری کے پیش نظر اب تنظیم اسلامی شرقی نمبر 3 کی امارت کی ذمہ داری عبداللطیف کھوکھر صاحب اور کراچی جنوبی کی امارت کی ذمہ داری بدستور برادرم نوید احمد کے ذمے رہے گی۔

نماز مغرب پر کراچی کے تمام رفقاء کا ایک اجتماع رکھا گیا تھا یہ پروگرام خاص طور پر کراچی کے مسئلے پر رفقاء تنظیم کی آراء کو جاننے کے لئے طلب کیا گیا تھا۔ رفقاء نے کھل کر اظہار خیال کیا جن رفقاء کو اس مسئلے پر امیر محترم کے تجزیوں اور تبصروں پر اعتراض یا اشکال تھا انہوں نے بھی کھل کر اپنی بات سامنے رکھی اور امیر محترم نے بھی ان کی آراء اور تبصروں کو کمال صبر کے ساتھ سماعت فرمایا۔ بعد ازاں امیر محترم نے پروگرام کی افادیت کو سراہا اور فرمایا بہت سی ایسی باتیں میرے سامنے آئی ہیں جو میرے لئے نئی ہیں۔ امیر محترم نے رفقاء سے درخواست کی کہ وہ ان کے لئے دعا کریں کہ وہ ان آراء کی روشنی میں اپنے موقف کا از سر نو جائزہ لے کر اس کو مرتب کر سکیں اور اجتماع جمعہ میں اس کو مفصل اور مدلل طور پر بیان بھی کر سکیں۔ پروگرام کے آخر میں ہر تنظیم کے امیر نے حلف نامہ کی عبارت کو پڑھا اور اس پر دستخط کئے۔ اس اجتماع میں قریباً 110 رفقاء شریک ہوئے۔

14ر جولائی بروز جمعہ کا اہم ترین پروگرام امیر محترم کا خطبہ جمعہ تھا۔ نماز جمعہ کے بعد سوال جواب کی نشست ہوئی۔ احباب کی خاصی تعداد نے خطبہ جمعہ کے علاوہ سوال جواب کی نشست میں بھی شرکت کی۔ خطبہ جمعہ کی رپورٹنگ صفحہ اول پر موجود ہے۔

ہفتہ وار درس قرآن

جامع مسجد الفرقان پیپلز کالونی فیروز والا میں ہفتہ وار درس قرآن مجید کی محفل بعد نماز مغرب منعقد ہوتی ہے۔ اسرہ شاہدرہ کے نقیب سید اقبال حسین مدرس کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

***

میاں پارک نزد تاج پورہ سکیم لاہور میں بروز اتوار بعد نماز مغرب حافظ محمد اشرف درس قرآن مجید دیتے ہیں۔

حلقہ لاہور ڈویژن کا مشاورتی اجتماع

لاہور (نامہ نگار) حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام مقامی تنظیموں کے امراء اور دیگر اہم ساتھیوں پر مشتمل رفقاء کا مشاورتی اجتماع 23ر جولائی بروز اتوار بعد نماز مغرب حلقہ کے دفتر واقع A-4 مزنگ روڈ لاہور منعقد ہو گا۔ مشاورتی اجتماع میں گزشتہ ماہ کی دعوتی وتنظیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے گا اور یوم آزادی کے موقع پر خصوصی پروگرام کے بارے میں لائحہ عمل ترتیب دیا جائے گا۔

حلقہ لاہور ڈویژن کا دوروزہ دعوتی پروگرام

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام دو روزہ دعوتی پروگرام 21'22 جولائی کو غربی لاہور کے علاقہ میں منعقد ہو گا میزبانی کے فرائض تنظیم اسلامی لاہور غربی کے رفقاء ادا کریں گے۔ ناظم حلقہ لاہور ڈویژن جناب محمد اشرف وصی دعوتی قافلہ کے امیر ہوں گے جب کہ پروگرام کے ناظم کے فرائض نعیم اختر عدنان ادا کریں گے۔

مولانا محمد غوری صدیقی کے ہفتہ وار دروس قرآن مجید کی تفصیل

پی ڈبلیو ڈی آفس واقع میکلور روڈ لاہور میں ہر منگل بعد نماز ظہر ہفتہ وار درس قرآن مجید کی محفل منعقد ہوتی ہے۔

جامع مسجد کوٹ خواجہ سعید سکیم نمبر 2 میں بروز منگل بعد نماز مغرب درس قرآن مجید ہوتا ہے۔

حلقہ غربی پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں

6ر جولائی کی رات 13 رفقاء اور ایک مبصر سمیت امیر تنظیم اسلامی فیصل آباد کی زیر قیادت جلسہ کی تشہیر اور انتظامات کے لئے ایک قافلہ میانوالی روانہ ہوا۔ نماز فجر کے وقت قافلہ میانوالی پہنچ گیا نماز فجر کے بعد حکیم محمد سعید صاحب نے درس قرآن دیا۔ میانوالی کے فعال رفیق حاجی عبداللہ صاحب سے رابطہ کرنے پر معلوم ہوا کہ شہر کی اہم شاہراؤں پر بینرز وغیرہ لگائے جا چکے ہیں اور 600 کی تعداد میں دعوتی ہینڈ بل تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

جمعہ کی نماز کے بعد میانوالی' کندیاں اور چشمہ کی مساجد میں ہینڈ بل تقسیم کئے گئے عصر کی نماز کے بعد پروفیسر خان محمد صاحب نے کمیٹی والی مسجد میں "دینی فرائض" کے موضوع پر مفصل بیان فرمایا اور نماز مغرب کے بعد بھی پروفیسر صاحب نے حیدری مسجد میں خطاب کیا۔

8 جولائی بروز ہفتہ ساڑھے دس بجے امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ' ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور رشید عمر صاحب کے ہمراہی میں تشریف لائے۔ ظہر کی نماز کے بعد اچانک موسم تبدیل ہو گیا تیز آندھی اور بارش شروع ہو گئی لیکن عصر کے بعد موسم قدرے بہتر ہو گیا۔

8 بجکر دس منٹ پر جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد امیر محترم نے مسلمانوں کے ماضی' حال اور مستقبل کے حوالے سے مدلل خطاب فرمایا۔ جلسہ کے حاضرین کی تعداد 400 کے قریب تھی۔

مرتب: ارشد علی

امیر تنظیم اسلامی کا دورہ سرگودھا و میانوالی

مرتب: ڈاکٹر عبدالخالق نائب امیر تنظیم اسلامی

دار ارقم سرگودھا کے ڈائریکٹر جناب محمد تاثیر صاحب کی دعوت پر امیر محترم کا سرگودھا کا دعوتی پروگرام طے پایا۔ 6ر جولائی بروز جمعرات شام لاہور سے روانگی ہوئی۔ 7ر جولائی بروز جمعہ صبح 8:30 بجے دار ارقم سکول میں امیر محترم کا خطاب طے تھا۔ دار ارقم نامی ادارے کا ماٹو ہے سیاسی' جماعتی' گروہی اور فرقہ وارانہ وابستگیوں سے بالاتر ہو کر امت مسلمہ کو دین کی تعلیمات سے روشناس کرانا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات سے ناواقفیت' جہالت نیز غفلت اور بے پروائی نے ہمیں گم راہ اور بد راہ بنا دیا ہے۔ اسی کا سبب ہے کہ ہم طرح طرح کے مسائل' پریشانیوں' مصیبتوں اور ذلتوں سے دو چار ہو گئے ہیں۔

دار ارقم کے تحت ایک ماڈل سکول کام کر رہا ہے۔ دوسرا اہم تر پراجیکٹ "تعلیم بالغاں" کا وہ پروگرام ہے جس کے تحت اب تک ہزاروں خواتین و حضرات استفادہ کر چکے ہیں۔ اسی قسم کے ایک کورس کے شرکاء سے امیر محترم نے خطاب کیا۔ یہ پروگرام عمومی نوعیت کا ہوتا ہے جس میں شرکاء کورس کے علاوہ بھی خواتین و حضرات کو شرکت کی عام دعوت ہوتی ہے۔ چنانچہ حاضری بھرپور تھی۔ محتاط اندازے کے مطابق 1500 مرد حضرات اور 1000 کے قریب خواتین نے امیر محترم کا یہ خطاب سنا۔ خطاب میں امیر تنظیم اسلامی نے فرمایا محنت و مشقت تو ہر انسان کا مقدر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمادیا کہ "بے شک ہم نے انسان کو مشقت کے لئے پیدا کیا ہے" دنیا میں آنے والے ہر ذی روح کے مقدر میں محنت و مشقت لکھ دی گئی ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ اس محنت و مشقت کے میدان جدا جدا ہیں۔ محنت و مشقت تو جانور بھی کرتے ہیں لیکن انسانی زندگی کا المیہ یہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں تمام مشکلات و مصائب جھیلنے' صدمات کو برداشت کرنے کے بعد پھر اسے اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر زندگی کے ایک ایک لمحے کا حساب بھی دینا ہو گا۔ یہی وہ حقیقت تھی جو نوع انسانی کے گل سرسبد اور عظیم انسان حضرت ابوبکر صدیق ؓ پر پوری آشکارا تھی جس کی بنا پر اپنی دنیاوی زندگی کے آخری دور میں ان کے منہ سے الفاظ نکلے "کاش میں گھاس کے تنکے کی مانند ہوتا کہ جسے روند دیا جاتا ہے اور جلا دیا جاتا ہے اور اس سے کوئی محاسبہ نہ ہوتا اور کاش کہ میں درختوں پر چہچہانے والا پرندہ ہوتا کہ جو مر کھپ جاتا ہے کہ اس سے کوئی حساب کتاب نہیں لیا جائے گا"۔

دنیاوی زندگی کی محنت و مشقت جھیلنے اور صدمات کو برداشت کرنے کے بعد اگر کسی انسان کی اخروی زندگی بہتر ہو گئی' وہ سنور گئی تو یہاں کی کلفتوں اور تکالیف کی کوئی حیثیت نہیں اور اگر یہ سب کچھ برداشت کے بعد اخروی زندگی میں بھی عذاب سے دو چار کر دیا گیا تو یہ خسارہ تو وہ ہے جس کے سامنے اس دنیوی زندگی کا بڑے سے بڑا خسارہ اور نقصان ہیچ ہے۔ اخروی زندگی بہتر بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس دنیا کی زندگی کو اللہ کے احکامات اور اس کے رسول ؐ کے بتائے ہوئے طریقے اور ان کے سونپے ہوئے مشن کو پورا کرنے میں لگا اور کھپا دیا جائے۔ امیر محترم کا یہ خطاب قریباً سوا گھنٹے تک جاری رہا۔

خطاب جمعہ گورنمنٹ کالج سرگودھا کی مسجد میں تھا۔ امیر محترم نے امت مسلمہ کی موجودہ کیفیت کا تذکرہ بھی کیا اور مستقبل کے بارے میں حضور ؐ کی پیشین گوئیوں کے تناظر میں لوگوں کو عمل پر بھی ابھارا۔ مسجد میں حاضری مقامی حضرات کی توقعات سے کہیں زیادہ رہی۔ قریباً 800 افراد نے امیر محترم کا ایک گھنٹہ پر مشتمل یہ خطاب پوری توجہ اور انہماک سے سنا۔

5 تا 6:30 بجے کا وقت اسرہ سرگودھا کے رفقاء نے امیر محترم کی معیت میں گذارا۔ یہاں پر رفقاء کی تعداد 12 ہے جن میں نصف ملتزم رفقاء ہیں۔ اس اجتماع میں اصولی طور پر اس بات کا بھی فیصلہ ہو گیا کہ اسرہ سرگودھا کو تنظیم کا درجہ دے دیا جائے۔

مغرب کی نماز کے بعد دار ارقم کے ادارے ہی میں سوال و جواب کی ایک نشست کا اہتمام کیا گیا تھا جس کا اعلان صبح کے پروگرام میں کر دیا گیا تھا۔ سوال جواب کی نشست کے لئے دار ارقم کی انتظامیہ نے جو خصوصی تعاون کیا امیر محترم نے اس کا برملا تذکرہ بھی کیا اور خصوصی طور پر تاثیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ نشست نماز عشاء تک جاری رہی۔ شرکاء کی تعداد 250 کے قریب تھی۔

جماعت اسلامی کے اہم رکن ڈاکٹر محمد راشد صاحب نے امیر محترم کو رات کے کھانے پر اپنے ہاں مدعو کیا۔ اس موقع پر جماعت اسلامی سرگودھا کے قریباً تمام عہدہ دار حضرات سے تعارف ہوا نیز گفتگو اور تبادلہ خیال بھی ہوا۔

8ر جولائی صبح 5 بجے کا وقت دار ارقم کے ڈائریکٹر تاثیر صاحب سے ملاقات کے لئے طے تھا۔ انہوں نے اپنے ادارے کے مجلہ کے لئے امیر محترم کا انٹرویو لیا۔ اس انٹرویو کو ان شاء اللہ ندائے خلافت کی قریبی اشاعت میں شائع کر دیا جائے گا۔

8 بجے کے قریب میانوالی کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں پر بعد نماز مغرب جلسہ عام کا پروگرام تھا۔ میانوالی کا پروگرام چونکہ جلدی میں اور مختصر نوٹس پر بنا تھا اس لئے یہاں کے رفقاء اس پروگرام کے لئے ذہنی طور پر پوری طرح تیار نہ تھے۔ ناظم حلقہ پنجاب غربی جناب رشید عمر صاحب نے حکمت عملی یہ اپنائی کہ فیصل آباد سے 14 رفقاء کے ایک قافلے کو میانوالی روانہ کر دیا تاکہ امیر محترم کے اس دورے کے انتظامات میں مقامی رفقاء کی معاونت کی جاسکے۔ فیصل آباد کے رفقاء نے بھی واقعتاً معاونت کا حق ادا کر دیا اور موسم کی سختی کے باوجود دن رات ایک کر کے جلسہ کے پروگرام کی تشہیر اور انتظامات کو نہایت عمدگی سے نبھایا۔ ان کے ایثار کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ امیر محترم سے رفقاء تنظیم کی ملاقات کا جو پروگرام رکھا گیا تھا اس میں بھی انہوں نے میانوالی کے رفقاء کو یہ موقع فراہم کیا۔ وہ اس ملاقات میں شریک ہو جائیں اور فیصل آباد کے رفقاء انتظامات میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس ایثار و قربانی کا بھرپور اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

نماز عصر تا مغرب میانوالی کے رفقائے تنظیم سے ملاقات رہی۔ یہاں پر تنظیم اسلامی کا بنیادی یونٹ یعنی اسرہ قائم ہے۔ رفقاء کی تعداد 16 ہے۔ نقیب اسرہ حاجی محمد عبداللہ ہیں۔

جلسہ عام میں امیر محترم کا خطاب 8:15 پر شروع ہوا جو کہ 9:45 تک جاری رہا۔ حاضری 400 کے قریب تھی۔ رفقاء میانوالی کا خیال یہ تھا کہ اگر انہیں کچھ وقت مل گیا ہوتا تو وہ موثر انداز میں رابطہ کر کے اس پروگرام کو مزید لوگوں کے لئے مفید بنا سکتے تھے۔

9ر جولائی کی صبح 7:30 تا 8:30 امیر محترم نے پریس کانفرنس کی۔ قومی اخبارات کے نمائندے اس پروگرام میں شریک رہے۔ اس پریس کانفرنس کی تفصیل اسی شمارے میں موجود ہے۔

مذاکرات کی کامیابی کے لئے فریقین ماحول کو خوشگوار بنائیں۔ محمد نسیم الدین

کراچی (پ ر) محمد نسیم الدین' ناظم تنظیم اسلامی حلقہ سندھ و بلوچستان نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ فریقین مثبت اقدامات کے ذریعے ماحول کو خوشگوار بنائیں۔ لیکن حکومت کی جانب سے بے رحمانہ آپریشن اور ایم کیو ایم کی جانب سے ہفتے میں دو روزہ احتجاجی ہڑتال کے جاری رکھنے کی بناء پر اہل کراچی کے مصائب میں اضافہ ہوا ہے اور مذاکرات کی کامیابی کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ محمد نسیم الدین نے فریقین پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ کراچی میں امن کے قیام کے سلسلے میں ان پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے لہٰذا حکومت اور ایم کیو ایم دونوں کو چاہئے کہ وہ غیر ذمہ دارانہ رویہ سے اجتناب کرتے ہوئے مذاکرات کی کامیابی کے لئے بھرپور کوششیں کریں۔ بصورت دیگر' کراچی کی تباہی سے نہ صرف یہ کہ ملکی سالمیت کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے بلکہ اسلام کی سربلندی کے لئے عالم اسلام میں پاکستان کے کردار کو بھی شدید دھچکہ پہنچنے کا احتمال ہے۔

بقیہ پریس کانفرنس

امریکہ بہادر ناراض ہو گیا تھا۔

س۔ ڈاکٹر صاحب آپ فرقہ وارانہ اختلاف میں شدت کے خاتمے کے لئے ملی یکجہتی کونسل کے کردار پر روشنی ڈالنا چاہیں گے؟

ج۔ فرقہ وارانہ اختلافات کو کم کرنے کی کوششیں یقیناً قابل ستائش ہیں البتہ جہاں تک تنظیم اسلامی کی عدم شمولیت کا معاملہ ہے تو ان لوگوں نے ہمیں اس میں شامل ہونے کی دعوت ہی نہیں دی تھی۔ فرقہ وارانہ سوچ اسی وقت پروان چڑھتی ہے جب کوئی بلند تر نصب العین سامنے نہ ہو۔ حصول پاکستان کے لئے کی جانے والی جدوجہد میں شیعہ سنی اختلافات پس منظر میں چلے گئے تھے۔ قیام پاکستان کے لئے یکساں طور پر قربانیاں دی گئیں جس میں بریلوی' دیوبندی' اہلحدیث اور اہل تشیع سب شامل تھے۔ ہندوستان کے مشہور شہر لکھنؤ میں محرم کے موقع پر ہر سال شدید قسم کے فسادات رونما ہوتے تھے مگر "شاہ بانو کیس" کے سلسلے میں قائم مسلم پرسنل لاء بورڈ کی وجہ سے وہاں فسادات بالکل ختم ہو گئے۔ میرے خیال میں پاکستان میں نفاذ اسلام کے لئے شیعہ سنی مفاہمت بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے اہل تشیع کو ایران میں سنی آبادی کو دی گئی پوزیشن کو قبول کرنے کا اعلان کرنا ہو گا۔ یہی اختلافات کے خاتمے کا موثر اور پائیدار حل ہے۔

س۔ پاکستان میں نظام خلافت کے نفاذ کا کیا امکان ہے؟

ج۔ نفاذ اسلام کے بغیر پاکستان کے قیام کا کوئی جواز نہیں ہے۔ درحقیقت اسلام کے نظام کا نام ہی نظام خلافت ہے جسے قائم کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ نظام خلافت کو نظام مصطفیٰ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ مسلمان کے ذہن و قلب میں نظام خلافت کا ایک نقشہ اور ہیولہ موجود ہے جس سے آج بھی اس کی وابستگی اور دلچسپی قائم ہے۔

س۔ ڈاکٹر صاحب آپ کے بقول نظام خلافت میں بھی خلیفہ کا انتخاب ووٹ کے ذریعے ہی سے ہو گا جب کہ اسلام میں اہلیت کا معیار تو تقویٰ ہے۔ اسے ووٹ کے ذریعے کیسے جانچا جا سکتا ہے؟

ج۔ انتخابات میں حصہ لینے والے متوقع امیدواروں کے عمل و کردار کی کڑی چھان بین کے ذریعے "اہل" افراد کو نمائندگی کے لئے اجازت دی جائے گی۔ خلیفہ کا انتخاب براہ راست پورے ملک سے ہو گا جس سے علاقائی شخصیتیں اور مقامی جاگیرداروں کے اثرات اور دباؤ کا از خود خاتمہ ہو جائے گا۔ نظام خلافت میں ہر مسلمان کو ووٹ کا حق حاصل ہو گا اس لئے کہ مسلمانوں کے قانونی حق مساوی ہیں۔

س۔ ڈاکٹر صاحب جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت دونوں دینی جدوجہد میں مشغول ہیں ان کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج۔ جہاں تک تبلیغی جماعت کا تعلق ہے ان حضرات کے سامنے پورے نظام کی تبدیلی کا مقصد نہیں ہے البتہ جماعت اسلامی کبھی اس نقطہ نظر کی حامل تھی مگر بعد میں انتخابی سیاست کی بھول بھلیوں میں گم ہو گئی۔ انقلابی جدوجہد بھی ایک سیاست ہے جسے تنظیم اسلامی کے حوالے سے ہم سرانجام دے رہے ہیں۔ تبلیغی جماعت کی حرکت اور جماعت اسلامی کا فکری سرمایہ لازماً ایک نہ ایک دن اپنے اثرات ظاہر کرے گا۔

س۔ پر امن مزاحمتی تحریک سے کیا مراد ہے؟

ج۔ مہاتما گاندھی نے "نمک بناؤ" تحریک کا آغاز کیا تھا اسی طرح ایران کے شہنشاہ کے خلاف خمینی کی تحریک بھی اس کی مثال ہے' قومی فوج کے خلاف عوام کی مسلح بغاوت کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ایرانی انقلاب میں غیر مسلح بغاوت کے ذریعے کامیابی حاصل کی گئی حالانکہ ایرانی ائیر فورس نے ایک دن میں بیس ہزار ایرانیوں کو شہید کر دیا تھا مگر ایک وقت آیا جب فوج نے مزید گولی چلانے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے شاہ ایران کو ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ اگر آپ جوابی کارروائی کے ذریعے فوج پر گولیاں برسائیں گے تو سرکاری حکم کے ساتھ ساتھ ان کا ذاتی انتقام بھی شامل ہو جائے گا۔ ان وجوہ کی بنا پر میں نے غیر مسلح بغاوت کے ذریعے نظام کی تبدیلی کا نظریہ متعارف کروایا ہے۔ اس وقت عالم اسلام کی احیائی تحریکیں غلط طریق کار کی وجہ سے منزل سے بھٹک رہی ہیں ان کے سامنے یا تو "بلٹ" کا راستہ ہے یا "بیلٹ" کا طریقہ کار جب کہ تنظیم اسلامی نے پر امن اور غیر مسلح بغاوت کا درمیانی راستہ نکالا ہے۔ باطل کے اڈوں کا گھیراؤ کیا جائے گا۔ مرنے کا جذبہ موجزن ہو گا تو گھیراؤ کے ذریعے منکرات کے خلاف اقدام کیا جائے گا یہی کامیابی کا راستہ ہے۔ ورنہ جاگیرداری نظام کے ہوتے ہوئے آپ کو انتخابی راستے سے کون آگے آنے دے گا اس وقت کی صورت حال آپ کے سامنے ہے پاکستان کا صدر فاروق لغاری ایک بہت بڑے جاگیردار کا پوتا اور وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو ایک بہت بڑے جاگیردار سر شاہنواز کی پوتی ہے ان ہی جاگیرداروں کے قبضہ میں فوج اور ریاست کے تمام ادارے ہیں۔ اس گٹھ جوڑ کو انقلابی جدوجہد کے ذریعے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔

پروفیسر فیاض حکیم لاہور جنوبی کے نئے امیر ہوں گے۔

حلقہ لاہور ڈویژن میں شامل تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے نئے امیر کی ذمہ داری پروفیسر فیاض حکیم کے سپرد کی گئی ہے۔ یہ ذمہ داری محترم قمر سعید قریشی کی بطور ناظم بیت المال تقرری کی وجہ سے خالی ہوئی تھی۔

تنظیم اسلامی کے بیت المال کے ناظم جناب قمر سعید قریشی ہوں گے

جناب قمر سعید قریشی کو تنظیم اسلامی پاکستان کا نیا ناظم بیت المال مقرر کیا گیا ہے قبل ازیں یہ ذمہ داری چودھری رحمت اللہ بٹر کے پاس تھی جب کہ تربیت کا شعبہ حسب سابق بٹر صاحب کے پاس ہی رہے گا۔

بقیہ خطاب جمعہ

پیدائش ٹھٹھہ اور حیدر آباد کے درمیان واقع گاؤں "جرک" میں ہوئی تھی۔ کراچی کو قائد اعظم کی جائے ولادت قرار دینا تاریخ کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا پاکستان کا قیام عالمی اسلامی انقلاب کا پیش خیمہ ہے تحریک پاکستان کے دوران "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" کا نعرہ نہ لگتا تو مسلم لیگ کو ہندوستانی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کا مقام کبھی حاصل نہ ہوتا۔ پاکستان کا قیام نئی مسجدیں بنانے کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے عملی نفاذ کے لئے عمل میں آیا تھا۔ جس سے پوری قوم منحرف ہو چکی ہے۔ اس بد عہدی کی وجہ سے قوم عذاب خداوندی کی لپیٹ میں آچکی ہے جب کہ اہل کراچی پر یہ سزا عملاً مسلط ہو چکی ہے۔ اس اجتماعی سزا سے بچنے کے لئے پوری قوم کو اجتماعی توبہ کرنا ہوگی۔ اس توبہ کی عملی شکل یہ ہے کہ انفرادی طور پر ہر شخص اپنی ذات' اپنے گھر' اپنی معاش اور اپنی معاشرت پر دین نافذ کرے۔ جب تک ہم اپنی ذات' معاش اور معاشرت پر اسلام نافذ نہیں کرتے اس وقت تک توبہ کی تسبیح کرنے سے توبہ نہیں ہو گی۔ انفرادی دائرے سے باہر شریعت کے عملی نفاذ کے بعد ہر شخص اپنی بہترین صلاحیتیں اور توانائیاں امر بالمعروف' نہی عن المنکر اور دعوت ان القرآن میں لگا دے۔ انفرادی توبہ کرنے والوں کی ایک معقول تعداد کے بغیر اجتماعی توبہ کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ تاہم انفرادی توبہ سے ایسے لوگوں کی عاقبت لازماً سنور جائے گی۔ انہوں نے کہا اجتماعی عذاب میں بدکردار لوگوں کے ساتھ بے گناہ بھی مارے جاتے ہیں مگر برائیوں سے روکنے والوں کو اس عذاب سے بچا لیا جاتا ہے۔ انفرادی توبہ کو اجتماعی توبہ کی طرف لانے کے لئے ہمیں دو اقدامات کرنے پڑیں گے۔ انفرادی توبہ کرنے والے ایک انقلابی جماعت کی شکل اختیار کریں اور کسی ایک شخص کے ہاتھ پر سمع و طاعت کی بیعت کریں۔ (ملاکنڈ اور افغانستان میں اس سمع و طاعت کے فقدان کی وجہ سے جدوجہد نتیجہ خیز نہیں ہو سکی۔ یہی معاملہ مقبوضہ کشمیر کا بھی ہے اگر یہاں بھی ایک قیادت کے حکم پر جدوجہد کی جاتی تو انہیں بہت پہلے آزادی کی نعمت میسر آجاتی) اور جب اتنی تعداد اور طاقت مہیا ہو جائے کہ برائی اور منکرات کو چیلنج کیا جا سکے تو برائی کے اڈوں کا گھیراؤ کیا جائے گا' جس کے نتیجے میں یا تو انقلابی جماعت کو کامیابی حاصل ہو جائے گی ورنہ شہادت کا مقام و مرتبہ تو حاصل ہو ہی جائے گا۔

پتہ:

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت لاہور

مدیر: حافظ عاکف سعید

معاون مدیر: نثار احمد ملک

ترتیب و تزئین: شیخ رحیم الدین

رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور

فون: 6305110 - 6316638

رجسٹرڈ ایل نمبر ـــــ 9184

شمارہ ـــــ 30

جلد ـــــ 4

مقام اشاعت: K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

حلقہ غربی پنجاب کے زیر اہتمام دار ارقم سکول سرگودھا میں جلسہ عام میں امیر تنظیم اسلامی خطاب کرتے ہوئے۔ سٹیج پر دار ارقم سکول کے ڈائریکٹر جناب محمد تاثیر اور تنظیم اسلامی کے نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق تشریف فرما ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی پریس کانفرنس

جامع پیکیج ڈیل کے ذریعے پورے ملک کے نئے صوبے تشکیل دیئے جائیں

س۔ کراچی کا الگ صوبہ تشکیل دیا گیا تو سرائیکی صوبے کا مطالبہ بھی موجود ہے۔ عصبیتوں کی بنیاد پر صوبوں کا مطالبہ تسلیم کر لیا گیا تو ہر ضلع کے دو دو صوبے بن جائیں گے۔ کیا یہ صحیح ہو گا؟

ج۔ ہمارے ہاں اس معاملے میں بھی افراط و تفریط موجود ہے۔ علاقائی زبانوں اور کلچر کی اسلام مخالفت نہیں کرتا۔ علاقائی زبانوں اور مقامی تہذیب و ثقافت کا اپنا ایک مقام ہے۔ جسے ایک حد تک تحفظ دیا جانا چاہئے۔ اسلام ایسی چیزوں کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ ان تمام چیزوں کو باہم جوڑنے کا کام کرتا ہے۔

دنیا میں اس وقت ہمارے سامنے دو ماڈل موجود ہیں جن میں سے ایک امریکہ اور دوسرا بھارت ہے۔ بڑی تعداد میں ریاستوں کے مجموعے کا نام ریاست ہائے متحدہ امریکہ ہے۔ وہاں سماجی ارتقاء کے حوالے سے آئین میں نمایاں اصلاحات کے ذریعے ریاستوں کو بڑے وسیع حقوق دیئے گئے ہیں۔ یہی معاملہ بھارت کا ہے جو پاکستان کے ساتھ ہی آزاد ہوا۔ بھارت کے آئین میں ایسی دفعات رکھ دی گئیں ہیں جو لوگوں کے حقوق اور مطالبات کو بخوبی پورا کر دیتی ہیں۔

برصغیر کی تقسیم کے وقت بھارت کے ہاتھ لگنے والا مشرقی پنجاب ہمارے صوبہ پنجاب سے کہیں چھوٹا تھا مگر ہندوستان نے اس کے تین صوبے بنا دیئے۔ جب نئے ضلع بنائے جا سکتے ہیں، نئی کمشنریاں اور تحصیل بنائی جا رہی ہیں تو نئے صوبے بنانے میں آخر کیا قباحت ہے۔ نئے صوبوں کی تشکیل کے بغیر ملک کے مسائل کا کوئی حل موجود نہیں ہے۔ حقائق کو تسلیم کیا جانا چاہئے۔ ہم ایک قوم نہیں رہے بلکہ کئی قومیتوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ ہماری قومی زبان اردو ہے مگر عملاً انگریزی کا راج ہے۔ اب تو ابتداء سے انگریزی کی تعلیم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ متحدہ بنگال کے لوگوں نے تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا، ڈھاکہ ہی وہ شہر ہے جہاں مسلم لیگ کی تاسیس ہوئی تھی مگر بعد میں یہی لوگ اپنی زبان کے تحفظ کے لئے بنگلہ بھاشا کے نعرے بلند کرنے پر مجبور ہو گئے۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد سر آغا خان اور سٹیٹ بنک کے پہلے گورنر زاہد حسین نے یہ مشورہ دیا تھا کہ عربی کو پاکستان کی سرکاری زبان کے طور پر اختیار کر لیا جائے، سندھی اور بنگالی دونوں اس کے لئے آمادہ تھے مگر ایسا نہ کیا گیا۔ عربی کو سرکاری زبان کے طور پر اختیار کر لیا جاتا تو بیس برس کے بعد نئی نسل پروان چڑھ جاتی اس حوالے سے کوئی مسئلہ پیدا نہ ہوتا۔

نئے ضلع، نئی کمشنریاں اور نئی تحصیلیں بن سکتی ہیں تو نئے صوبے بنانے میں کیا قباحت ہے۔

س۔ ڈاکٹر صاحب آپ عصبیت جاہلیہ کی وضاحت فرمانا پسند کریں گے؟

ج۔ "حمیت" اور "جاہلیت" دو الگ چیزیں ہیں اسی طرح "عصبیت" اور "جاہلیت" کا معاملہ ہے۔ عصبیت یہ ہے کہ ہم سب ایک ہیں اور جاہلیت یہ کہ ہمارا مفاد ہی حق ہے۔ ہمارا مفاد حق و صداقت سے بالاتر ہے۔ یہ نظریہ اور تصور غلط ہے لیکن اگر اسلام کو ان تمام چیزوں کے اوپر بالاتر حقیقت تسلیم کر لیا جائے تو پھر کوئی حرج والی بات نہیں ہے لیکن کسی چیز کو اگر اسلام سے بالاتر کر دیا جائے تو یہ غلط ہو گا یہی عصبیت و حمیت جاہلیہ ہے۔

عالم اسلام کی احیائی تحریکیں غلط طریق کار کی وجہ سے اپنی منزل سے بھٹک گئی ہیں

س۔ حکومت اور ایم کیو ایم کے مذاکرات کے کامیابی کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج۔ ہر محب وطن پاکستانی کو ان مذاکرات کی کامیابی کی دعا کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ملک کے حالات میں بہتری پیدا فرما دے۔ اگرچہ مجھے مذاکرات کی کامیابی کی کوئی امید نہیں ہے میرے خیال میں مذاکرات کا وقت گزر چکا ہے۔ دونوں فریقوں کا موقف بڑا سخت ہے اور صورت حال مشرقی پاکستان سے کافی حد تک مشابہ نظر آ رہی ہے جیسے اس وقت مجیب الرحمٰن نے کہا تھا کہ تم لوگوں نے مجھے ایسی جگہ پہنچا دیا ہے جہاں سے پیچھے ہٹنا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔

س۔ کراچی کے مسئلے کا حقیقی حل کیا ہے؟

ج۔ ہم سب کو یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ مہاجروں کی شکل میں "نئے سندھی" ایک قومیت کی شکل اختیار کر چکے ہیں، جن کی مضبوط قیادت وجود میں آ چکی ہے۔ جب تک مہاجروں کے لئے الگ صوبہ نہیں ہو گا انہیں اطمینان حاصل نہیں ہو گا۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ پورے ملک کی سطح پر نئے صوبوں کی تشکیل کے لئے "ایک پیکیج ڈیل" کیا جائے۔ اس طرح سندھ کی تقسیم بھی قابل قبول ہو جائے گی۔ ایک موقعہ پر خلیق الزمان نے کہا تھا کہ اگر سندھ کو تقسیم کیا گیا تو پھر پنجاب بھی تقسیم ہو گا۔ میرے خیال میں یہ صحیح بات ہے کہ پنجاب سمیت تمام صوبوں کی نئی تشکیل ہونی چاہئے۔

پاکستان اور بھارت دو طرفہ مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر کا حل نکالیں ورنہ دونوں بے وقوف بلیوں کی طرح ہاتھ ملتے رہ جائیں گے

س۔ کیا مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے بغیر بھارت سے دوستی ہو سکتی ہے؟

ج۔ مسئلہ کشمیر کو لازماً حل ہونا چاہئے۔ میرے خیال میں بھارت اور پاکستان دو طرفہ مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل نکالیں ورنہ امریکہ اسے اپنی سازشوں کے لئے بطور اڈے کے ہتھیا لے گا اور بھارت اور پاکستان دونوں بے وقوف بلیوں کی طرح ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ ایران اور چین کے دوستانہ تعلقات کو استعمال کرنے سے بھی اس مسئلے کے حل میں مدد مل سکتی ہے۔

س۔ مسئلہ کشمیر حل ہو بھی جائے پھر بھی بھارت کے علاقائی چودھراہٹ کے خوابوں کو کیسے نظرانداز کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ بھارت اگرچہ پاکستان سے ہر اعتبار سے بڑا ملک ہے مگر اس کی بڑائی سے مرعوب یا خوف زدہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ بھارت کے ساتھ دو طرفہ بنیادوں پر تعلقات بہتر بنانا ہمارے قومی مفاد کا تقاضا ہے۔ وگرنہ پاکستان امریکہ کے گھوڑے کی مچھلی بننے پر مجبور ہو گا جو ہمارے لئے سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ امریکہ اپنے نیو ورلڈ کے ذریعے پوری دنیا کو اپنی گرفت میں لینا چاہتا ہے، یہ ورلڈ آرڈر دراصل یہودیوں کا عالمی نظام ہے جو اپنے مالیاتی نظام کے ذریعے دنیا کو اپنے شکنجے میں کسنا چاہتے ہیں۔ عالم اسلام کا عالم عرب یہودیوں کے سامنے سجدہ ریز ہو چکا ہے جب کہ ان کا اگلا ہدف ایران ہے جس کے بعد پاکستان ان کا نشانہ بنے گا۔ امریکہ اور یہودی سازش سے بچنے کے لئے پاکستان، ایران، افغانستان اور ترکستان کے علاقوں پر مشتمل مسلم بلاک ہی نیو ورلڈ آرڈر کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

امریکی گھوڑے کی مچھلی بننا ہمارے ملکی مفادات کے لئے سراسر گھاٹے کا سودا ہے

س۔ ڈاکٹر صاحب امریکی حکومت بے نظیر حکومت سے بھی ناراض نظر آتی ہے اس کا پس منظر کیا ہے؟

ج۔ نواز شریف کے خلاف غداری کے مقدمے میں امریکی حکومت نے بڑا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے میرے خیال میں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی مطالبات کو بے نظیر حکومت نے مضبوط اپوزیشن کے خوف سے پورا کرنے سے انکار کر دیا ہے دوسرے ایران کے گھراؤ میں بھی حکومت امریکہ کا ساتھ دینے سے گریزاں ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر امریکہ موجودہ حکومت سے برہم دکھائی دے رہا ہے۔ بے نظیر کے والد ذوالفقار علی بھٹو سے بھی ایک وقت پر آکر

بقیہ صفحہ نمبر 3 پر

بجلی کی قیمتوں میں اضافے کا حکومتی فیصلہ عوام پر آسمانی بجلی بن کر نازل ہو چکا ہے۔ جنرل (ریٹائرڈ) ایم ایچ انصاری

دولت کی تقسیم کا ظالمانہ نظام طبقاتی کشمکش کو جنم دے رہا ہے۔

سرکاری سطح پر زکوۃ کی شکل میں رائج نظام محض ایک ڈھونگ ہے۔

ملک بھر میں واپڈا کی جانب سے بجلی کی شرح میں اضافے کا فیصلہ عوام پر آسمانی بجلی بن کر نازل ہو چکا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی اکثریت اپنا سر پیٹنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ تنظیم اسلامی کے رہنما جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ متوسط آمدنی کا حامل اور قانون کا احترام کرنے والا طبقہ تو ہر ماہ باقاعدگی سے بجلی کے بل ادا کرتا ہے مگر "بڑے لوگوں" پر مشتمل مراعات یافتہ طبقہ دھڑلے سے ناجائز طریقوں سے بڑے پیمانے پر بجلی چوری کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا ملک کی 80 فیصد دولت پر 20 فیصد لوگ قابض ہیں جب کہ ملک کی 80 فیصد آبادی کو باقی ماندہ 20 فیصد دولت پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ جنرل انصاری نے کہا ہمارا دولت مند طبقہ رضاکارانہ بنیادوں پر غریبوں پر اپنی دولت خرچ کرنے سے گریزاں ہے جب کہ سرکاری سطح پر زکوۃ کی شکل میں رائج نظام محض ایک ڈھونگ ہے۔ جس کی وجہ سے ملک کی آبادی کا ایک چوتھائی حصہ بین الاقوامی معیار سے بھی نیچے مفلسی کی حامل ذلت آمیز زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ انہوں نے کہا گندے نالوں کے کناروں پر جھونپڑوں میں بسنے والے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جن کے بنیادی انسانی حقوق پر ڈاکہ ڈال کر ان کا خون چوسنے میں ملک کے بااثر طبقات مصروف ہیں۔ دولت کی ظالمانہ تقسیم کا یہ نظام طبقاتی کشمکش کو جنم دے رہا ہے جس کے نتیجے میں ہر روز نفرت کی نئی دیواریں ابھرتی نظر آ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا قومی سطح پر کفایت شعاری اپنانے اور ٹیکس چوری و کام چوری سے گریز کے ذریعے ہی ہم ترقی کی منزل طے کر سکتے ہیں۔

☆☆☆